فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۹ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ، ۶ تبلیغ ہش ۱۳۵۰، ۶ فروری ۱۹۷۱ء | نمبر ۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

## احباب حضور کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے درد وسوز سے دعائیں جاری رکھیں

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۴ر تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد والحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ر تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ کئی روز سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا العالی کی صحتِ کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ۔ امۃ الحکیم نصرت بنت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب سیال انسپکٹر اصلاح وارشاد تین ہفتے ٹائیفائڈ سے بیمار رہی ہیں گو اب بخار اتر گیا ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کو اپنے فضل وکرم سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

# گناہ کے غلبہ کا علاج خدا کے قانونِ قدرت میں تین طور سے ہے

## ایک علاج محبتِ الٰہی ہے، دوسرا علاج استغفار ہے اور تیسرا علاج توبہ ہے

"اگر روحانی فلاسفی کی رو سے گناہ کی حقیقت پر غور کی جائے تو اس تحقیق کے رو سے بھی یہ عقیدہ (مسئلہ کفارہ) فاسد ٹھہرتا ہے کیونکہ گناہ درحقیقت ایک ایسا زہر ہے جو اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا کی اطاعت اور خدا کی پُرجوش محبت اور محبانہ یادِ الٰہی سے محروم اور بے نصیب ہو۔ اور جیسا کہ ایک درخت جب زمین سے اکھڑ جائے اور پانی چوسنے کے قابل نہ رہے تو وہ دن بدن خشک ہونے لگتا ہے اور اس کی تمام سرسبزی برباد ہو جاتی ہے۔ یہی حال اس انسان کا ہوتا ہے جس کا دل خدا کی محبت سے اکھڑا ہوا ہوتا ہے۔ پس خشکی کی طرح گناہ کا اُس پر غلبہ ہوتا ہے۔ سو اس خشکی کا علاج خدا کے قانونِ قدرت میں تین طور سے ہے ۱) ایک محبت ۲) استغفار جس کے معنے ہیں دبانے اور ڈھانکنے کی خواہش کیونکہ جب تک مٹی میں درخت کی جڑ جمی رہے تب تک وہ سرسبزی کا اُمیدوار ہوتا ہے ۳) تیسرا علاج توبہ ہے۔ یعنی زندگی کا پانی کھینچنے کے لئے تذلل کے ساتھ خدا کی طرف پھرنا اور اس سے اپنے نزدیک کرنا اور معصیت کے حجاب سے اعمالِ صالحہ کے ساتھ اپنے تئیں باہر نکالنا اور نہ صرف زبان سے بلکہ توبہ کا کمال اعمالِ صالحہ کے ساتھ ہے۔ تمام نیکیاں توبہ کی تکمیل کیلئے ہیں کیونکہ سب سے مطلب یہ ہے کہ خدا سے نزدیک ہو جائیں۔ دعا بھی توبہ ہے۔ کیونکہ اس سے بھی ہم خدا کا قرب ڈھونڈتے ہیں۔ اسی لئے خدا نے انسان کی جان کو پیدا کر کے اس کا نام رُوح رکھا کیونکہ اسکی حقیقی راحت اور آرام خدا کے اقرار اور اسکی محبت اور اسکی اطاعت میں ہے اور اسکا نام نفس رکھا کیونکہ وہ خدا سے اتحاد پیدا کرنیوالا ہے۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صـ۲)

# ایک شر انگیز خبر کی پُرزور تردید

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور بابت ۲ر فروری ۱۹۷۱ء کے آخری صفحہ پر ایک خبر شائع ہوئی ہے جس میں ملک کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے متعدد اشخاص کی شکارگاہوں کے لئے مخصوص کی ہوئی اراضی کا ذکر ہے اسی ضمن میں خبر مذکور کے آخر میں یہ بھی درج کیا گیا ہے کہ انجمن احمدیہ نے پندرہ ہزار ایکڑ رقبہ شکارگاہ کے طور پر مخصوص کر رکھا ہے۔

ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ انجمن احمدیہ کی پاکستان بھر میں کہیں بھی کوئی شکارگاہ نہیں ہے اور نہ اس نے کسی علاقہ میں شکارگاہ کے طور پر کوئی رقبہ مخصوص کر رکھا ہے۔ خبر مذکور کا یہ حصہ جس میں انجمن احمدیہ کی شکارگاہ کا ذکر کیا گیا ہے قطعاً غلط اور سراسر جھوٹ پر مبنی ہے اور محض شر انگیزی کی نیت سے شائع کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہم اس شر انگیز خبر کی پُرزور تردید کرتے ہیں۔

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ تبلیغ ۱۳۵۰ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دُعا ہی دُعا

اگر غور کیجئے تو آپ کو اسلام صرف دعا ہی دُعا نظر آئیگا الحمد سے لیکر والناس تک جس بات پر سب سے زیادہ اور بنیادی زور دیا گیا ہے وہ دعا ہی ہے۔ قرآن کریم کی تمام تعلیم انسان کو اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی طرف بلاتی ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض ہی عبادت الٰہیہ بتائی ہے۔

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

یعنی میں نے جن و انس کو اپنی عبادت یعنی اپنی حقیقی شناخت لئے پیدا کیا ہے مگر شروع ہی میں اللہ تعالےٰ نے یہ امر بھی صاف صاف لفظوں میں واضح کر دیا ہے کہ دعا اس طرح مانگو۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیری عبادت کے لئے بھی تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

جب انسانی پیدائش کی غرض ہی اللہ تعالےٰ کی شناخت ہے اور اللہ تعالےٰ کی شناخت مجاہدہ سے ہی ہو سکتی ہے اور مجاہدہ بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا کوئی مشکل نہیں ہے کہ انسان جو عمل کرتا ہے خواہ اس کو کھانے پینے کے سامان کی ضرورت کے لئے کچھ کرنا پڑے یا اور عمل کرے جو اس کی زندگی کے قیام و اہتمام کے لئے ضروری ہے تو وہ اسی غرض کے لئے ہونا چاہیئے جس غرض کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس کو پیدا کیا ہے۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا۔ محنت مشقت دوڑنا چلنا۔ لیٹنا حتیٰ کہ سونا بھی اسی مرکزی غرض کو تقویت پہنچانے کے لئے لازمی ہے اس سے ظاہر ہے کہ جب انسان کے تمام کام اور عمل انسانی زندگی کی بنیادی غرض کے لئے ہیں تو اِیَّاکَ نعبد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک وہ ایاک نستعین کا سہارا نہ لے الغرض ایک مسلمان کے لئے لازمی ہے کہ جو کام بھی وہ کرے مجاہدہ کے ساتھ ساتھ متوازی طور پر اللہ تعالےٰ سے اس میں کامیابی کے لئے دعا بھی مانگے اور نرا اپنی تدبیر اور کوشش پر انحصار رکھ کے نہ رہ جائے یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ہر کام کے شروع میں دعا کو لازم قرار دیا ہے اور نہ صرف لازم قرار دیا ہے بلکہ ہر کام کے متعلق موزوں اور پُر اثر الفاظ میں دُعا بھی سکھائی ہے ایک حقیقی مسلمان کبھی کوئی کام نہیں کر سکتا جو دعا کے ساتھ شروع نہ ہو۔ ہر فعل جو وہ کرتا ہے اس کے مطابق دعا بھی سکھائی گئی ہے چنانچہ سوتے وقت اور سو کر اٹھنے پر۔ بیٹھنے اور چلنے پر بھی۔ گھر سے باہر جاتے اور گھر میں داخل ہونے پر بھی حتیٰ کہ رفع حاجت کے موقع پر بھی دعا ہے۔

کسی کام کے لئے اس کے متعلق تمام سامان مہیا کرنا فکر و غور کرنا اور تدبیر بنانا اور ضروری مادی اسباب بہم پہنچانا اور اس میں اپنے خداداد قویٰ کی پوری قوت خرچ کرنا بھی نہایت ضروری ہے کیونکہ یہ سب باتیں ایاک نعبد کی ذیل میں آتی ہیں لیکن اس کے ساتھ ایاک نستعین کا حق ادا کرنا بھی اشد لازم ہے ورنہ وہ نتائج پیدا نہیں ہو سکتے جو انسان کی پیدائش کی حقیقی غرض کے حصول کے لئے پیدا ہونے چاہئیں۔

اسی لئے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم چھوٹے سے چھوٹے عمل اور بڑی سے بڑی مہم میں ایاک نستعین کا بھی پورا پورا حق ادا کرتے تھے اگر آپ کو چھینک بھی آتی تو اس کے لئے بھی دعا ہے اور اگر معرکۂ بدر ہے تو اس کے لئے بھی حسبِ حال دعا ہے حالانکہ معرکۂ بدر میں آپ نے اپنی فکر اور صحابہؓ کے مشورہ سے جنگ کا پورا پورا اور جہاں تک ممکن تھا اہتمام کیا مگر آپ نے اس پر بھروسہ نہیں کیا بلکہ

اِیَّاکَ نَسْتَعِین

کا بھی پورا پورا حق ادا کیا۔

الغرض "دعا" ایسی اہم چیز ہے جس پر تمام تعلیمات و ہدایات قرآنِ کریم کی بنیاد ہے مگر افسوس ہے کہ آج خود مسلمانوں نے اس کو نہ صرف ثانوی حقیقت دے رکھی ہے بلکہ اس کو سرے سے غیر ضروری قرار دے رکھا ہے اور نہ صرف عام دنیوی امور میں بلکہ بعض لوگ جو اسلام کے احیا کے دعووں کے ساتھ کوئی کام کرتے ہیں وہ بھی صرف اپنی عقلی تدابیر پر اور جدوجہد پر ہی ناز کرتے ہیں اور دعا اوّل تو کہیں ہوتی ہی نہیں ورنہ رواداری میں بجوے سے ثانوی سے بھی کہیں درجہ اس کو دیتے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون آج مادہ پرستی کے زمانہ میں دعا لوگوں کو بھول ہی گئی ہے اور مادی اسباب ہی اور اپنی دانشوری ہی دانشوری رہ گئی ہے

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آج اسی لئے کھڑا کیا ہے کہ وہ اسلام کی اس بنیادی حقیقت کو لوگوں کے دلوں میں زندہ کرے جس کے بغیر نہ اللہ تعالےٰ کی شناخت ہو سکتی ہے اور نہ انسان کوئی ایسا عمل کر سکتا ہے جو اس کو انسان کی پیدائش کی حقیقی غرض کے لئے ممد و معاون ہو۔ اس کے بغیر محض مادی کامیابی حاصل کرنا ایک مسلمان کے ایمان کو ہرگز تقویت نہیں دے سکتا نہ اس کا وہ اخلاق زندہ ہو سکتا جو اس دنیا کو اللہ تعالےٰ کی جنت بنانے کے لئے حاصل کرنا لازمی ہے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض
کہ وہ اخبار الفضل خود خرید
کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت احباب کو
پڑھنے کیلئے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۹

# خلافتِ راشدہ کے خلاف سازشیں اور ان کے اثرات

## تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب برموقع جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۷۰ء

صحابہ کرامؓ خلافت اور بادشاہت کے فرق کا جو صاف اور واضح تصوّر رکھتے تھے۔ اُسے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

"ان الامرۃ ما اُوتمر وان الملک ما غلب علیہ بالسیف"

(طبقات ابن سعد جلد ۴ ص ۱۱۳)

امارت یعنی خلافت وہ ہے جسے قائم کرنے میں مشورہ کیا گیا ہو۔ اور بادشاہت وہ ہے جس پر تلوار کے زور سے غلبہ حاصل کیا گیا ہو۔ حتیٰ کہ امیر معاویہؓ بھی اس بات کو سمجھتے تھے جب وہ اپنے زور سے برسرِ اقتدار آئے تو مدینہ طیبہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"اما بعد فانی واللہ ما ولیت امرکم حین ولیتہ وانا اعلم انکم لا تسرون بولایتی ولا تحبونہا وانی لعالم بما فی نفوسکم من ذالک ولکنی خالستکم بسیفی ھذا مخالسۃ ...... وان لم تجدونی اقوم بحقکم کلہ فارضوا منی ببعضہ"

(البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر جلد ۸ ص ۱۳۲)

"یعنی خدا کی قسم تمہاری حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے اس بات سے خوب واقف ہوں۔ کہ تم میرے برسراقتدار آنے سے خوش نہیں ہو۔ اور اُسے پسند نہیں کرتے۔ اور اس معاملہ کے متعلق جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اُسے میں خوب جانتا ہوں۔ مگر میں نے اپنی اس تلوار کے زور سے تم کو مغلوب کر کے اُسے لیا ہے...... اب اگر تم یہ دیکھو کہ تمہارا حق پورا پورا نہیں ادا کر رہا ہوں تو تھوڑے پر مجھ سے راضی ہو۔"

## چوتھا اثر

چوتھا اثر یہ ہُوا کہ اسلامی فتوحات کی رفتار مدھم پڑ گئی۔ خانہ جنگی نے مسلمانوں کو مضمحل کر دیا۔ اور اسلامی قوّت کو کمزور و نڈھال کر دیا۔ وہ قومیں جو کبھی مسلمانوں کے نام سے کانپ اُٹھتی تھیں اب مسلمانوں کو آنکھیں دکھانے لگیں۔ اور جب بھی موقع ملا اپنی گذشتہ ناکامیوں کا دل کھول کر بدلہ لیا۔ اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں نے ہر چہار اطراف سے اسلامی قوتوں کو تہس نہس کرنے کا جو منصوبہ بنا رکھا ہے اس کے مظاہرے کہیں مذہبی رنگ میں آئے دن دیکھنے میں آتے رہتے ہیں۔ اور یہ سب حالات و کوائف سب پر واضح ہیں۔ خلافتِ راشدہ کا نظام اگر اسی نہج پر قائم رہتا جس پر خلافت کے ابتدائی سالوں میں تھا۔ تو آج اسلام کا جھنڈا یورپ و امریکہ کے ایوان ہائے سلطنت پر لہراتا نظر آتا۔

## پانچواں اثر

پانچواں اثر خلافتِ راشدہ کے نظام کو درہم برہم کرنے کا یہ ہُوا کہ تبلیغ اسلام کے مقصد کو نقصان پہنچا۔ اور بعض نومسلم عیسائی اور دوسرے نومسلم اختلاف سے گھبرا کر مرتد ہو گئے ایک طرف تعلیم دین کا کام رُک گیا۔ دوسری طرف خانہ جنگیوں کے باعث مسلمانوں اور اسلام کے خلاف نفرت کے جذبات پنپنے لگے۔ جس کے باعث لمبے عرصہ تک تبلیغ اسلام کے فریضہ کی طرف کوئی توجہ نہ رہی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح الموعودؓ نے ایک دفعہ نظامِ خلافت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے تبلیغ اسلام کو بطور مثال پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"دیکھو ہم ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ مگر تم نے کبھی غور کیا کہ یہ تبلیغ کس طرح ہو رہی ہے۔ ایک مرکز ہے جس کے ماتحت وہ تمام لوگ جن کے دلوں میں اسلام کا درد ہے اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اور اجتماعی طور پر اسلام کے غلبہ اور اس کے احیاء کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ وہ بظاہر چند افراد نظر آتے ہیں۔ مگر ان میں ایسی قوّت پیدا ہو گئی ہے کہ وہ بڑے بڑے اہم کام سرانجام دے سکتے ہیں جس طرح آسمان سے پانی قطروں کی صورت میں گرتا ہے۔ پھر وہی قطرے دھاریں بن جاتی ہیں اور وہی دھاریں ایک بہنے والے دریا کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ اسی طرح ہمیں زیادہ سے زیادہ قوّت اور شوکت حاصل ہوتی چلی جا رہی ہے...... اس کی وجہ محض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کی نعمت عطا کی ہے۔ جس سے وہ لوگ محروم ہیں اس خلافت نے تھوڑے سے احمدیوں کو بھی جمع کر کے انہیں طاقت بخشی ہے۔ جو منفردانہ طور پر کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔"

(الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۵۱ء)

اگر گذشتہ صدیوں میں خلافتِ راشدہ کا نظام اسی طرح جاری رہتا تو تبلیغ اسلام کی مہم ایسی کامیابی سے سرانجام پاتی کہ صفحۂ ہستی پر ڈھونڈے سے بھی کوئی مشرک، عیسائی یہودی اور کسی اور مذہب سے وابستگی رکھنے والا نظر نہ آتا۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوتا یعنی اسلام۔ اور ایک ہی پیشوا ہوتا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور آپؐ ہی کی اُمّت دنیا میں ہر طرف نظر آتی۔ اور سب اقوام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے شرف سے مشرف ہوتیں۔

## فتویٰ سے بچنے کا گر

دورِ اوّل کی خلافتِ راشدہ کے خلاف فتنہ پردازوں اور مفسدین نے جو سازشیں کیں ان کا مختصر تذکرہ آپ نے سُنا ہے۔ اس کے اثرات و نتائج بھی کسی حد تک آپ کے علم میں آئے ہیں۔ ہماری جماعت کو جو خدائی وعدوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کا ظہور ہے اور جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق منہاج نبوّت پر پھر خلافتِ راشدہ قائم ہوئی ہے۔ خاص طور پر ہشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ان باتوں کو جو اس قسم کی سازشوں اور فتنوں کے پنپنے کا موجب ہوئیں نگاہ میں رکھیں۔ صحابہؓ کا بڑا تلخ تجربہ ہمارے سامنے موجود ہے کیسی دردناک مصیبت ان پر آئی۔ اور کس قدر آلام و مصائب کا وہ نشانہ بنے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ سازشیوں کے گروہ میں بہت سے ایسے لوگ آ گئے جو اسلام میں سے نئے داخل ہوئے تھے۔ ان میں علم میں کمی کے ساتھ خشیت اللہ کی بھی کمی تھی۔ اور وہ مدینہ میں نہیں آیا کرتے تھے۔ اور صحابہؓ میں بھی وہ شامل نہ تھے۔ اس لئے جو لوگ نئے آئیں اور جماعت میں داخل ہوں ان کی تعلیم و تربیت کا بندوبست کرنا از بس ضروری ہے حضرت مصلح موعودؓ نے فتنوں سے بچنے کا ایک طریق یہ بھی بیان فرمایا کہ

"کثرت سے مرکز میں آؤ۔ اور بار بار آؤ تا ایمان تازہ رہیں۔ اور خشیۃ اللہ بڑھتی رہے۔ اس طرح جب ایک نیک آدمی دوسرے نیک آدمی سے ملتا ہے تو اُن پر جو کوئی بد اثر ہوا ہوتا ہے وہ دور ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مرکز میں جو برکات رکھی ہیں وہ دوسرے مقامات پر نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا۔ جو لوگ قادیان نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے۔"

حضرت مصلح موعودؓ نے اس قسم کے فتنوں اور خطرات کی نشاندہی کرتے ہوئے جماعت کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ وہ فتنہ تھا جس نے مسلمانوں کے ۷۲ فرقے نہیں بہتّر ہزار فرقے بنا دیئے۔ مگر اس کی وجہ وہی ہے جو میں نے کئی دفعہ بتائی ہے۔ کہ وہ مدینہ میں نہ آتے تھے۔ ان باتوں کو خوب ذہن نشین کر لو کیونکہ تمہاری جماعت میں بھی ایسے فتنے ہوں گے۔ جن کا علاج یہی ہے کہ تم بار بار قادیان (یعنی مرکز سلسلہ میں جواب ربوہ ہے جہاں امام جماعت اور خلیفۂ وقت رہتے ہیں) آؤ اور صحیح صحیح حالات سے واقفیّت پیدا کرو۔ میں نہیں جانتا کہ یہ فتنے کس زمانہ میں ہوں گے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ ہوں گے ضرور......

صحابہؓ کی دردناک تاریخ سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور وہ باتیں جو ان کے لئے مشکلات کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجب ہوئیں ہیں۔ اُن کے انسداد کی کوشش
کرو۔ فتنہ اور فساد پھیلانے والوں پر کبھی
حُسنِ ظن نہ کرنا۔ اور اُن کی کسی بات پر تحقیق
کئے بغیر اعتبار نہ کر لینا...... تم اس بات کے
ذمہ وار ہو کہ شریر اور فتنہ انگیز لوگوں کو کُرید
کُرید کر نکالو..... میں نے تمہیں خدا تعالیٰ
سے علم پا کر بتا دیا ہے۔ اور میں ہی وہ پہلا
شخص ہوں جس نے اس طرح تمام حالات
کو یکجا کر کے تمہارے سامنے رکھ دیا ہے۔
جن سے معلوم ہو جائے کہ پہلے خلیفوں کی
خلافتیں اس طرح تباہ ہوئی تھیں...... تم
گذشتہ واقعات سے سبق لو..... فتنے
ہوں گے اور بڑے سخت ہوں گے۔ ان
کو دور کرنا تمہارا کام ہے۔ خدا تعالیٰ تمہاری
مدد کرے۔ اور میری بھی مدد کرے۔ اور مجھ
سے بعد آنیوالے خلیفوں کی بھی کرے۔ اور
خاص طور پر کرے کیونکہ ان کی مشکلات مجھ
سے بہت بڑھ کر اور بہت زیادہ ہوں گی۔
دوست کم ہوں گے اور دشمن زیادہ۔ اس
وقت حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ کم ہوں
گے...... غرض جُوں جُوں دن گذرتے
جائیں گے حضرت مسیح موعودؑ کے صحبت یافتہ
کم رہ جائیں گے۔ اور آپؑ کے تیار کردہ انسان
قلیل ہو جائیں گے۔ پس قابلِ رحم حالت
ہوگی اس خلیفہ کی کہ جس کے ماتحت ایسے لوگ
ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم اس
کے شامل ہو۔ اور اس
کی برکات اور اس کی نصرت اس کے لئے
نازل ہو۔ آمین۔

(انوارِ خلافت صہ ۱۵۲ تا ۱۵۴)

# اسلام کا درخشندہ مستقبل جماعت احمدیہ سے وابستہ ہے

(مکرم محمد عبد الحق صاحب مجاہد امرتسری۔ گنج مغل پورہ۔ لاہور)

جماعت احمدیہ کے قیام پر پون صدی سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ اس کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام لیوا دنیا کے قریباً ہر ملک میں موجود ہیں۔ احمدیت کی گذشتہ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ اس پودے میں پنپنے کی غیر معمولی طاقت موجود ہے اس شجر کا پھیلاؤ اور اس درخت کی وسعت حیران کن ہے ایک دور بین انسان صد ہا نسلوں کو اس کے سایہ تلے آرام کرتے اور کروڑہا انسانوں کو اس خوانِ نعمت سے بہرہ اندوز ہوتے دیکھتا ہے وہ زمانہ کے حوادث اور تغیرات کے باوجود احمدیت کو مضبوط چٹان کی طرح پاتا ہے اور احمدیت کے علمبرداروں کو زمین کے چپہ چپہ پر صدائے تکبیر بلند کرتے ہوئے سنتا ہے۔

آج دنیا کے پردے پر اشاعت اسلام کی واحد علمبردار جماعت احمدیہ ہے اس کے مبلغین مشرق و مغرب کو مسخر کرنے میں دن رات مصروف ہیں اور ان کی مساعی محیر العقول بھی ہیں اور سریع الرفتار بھی جماعت احمدیہ کے منادجب براعظم افریقہ میں نکل گئے تو عیسائیوں کی افواج قاہرہ جن کی پشت پر عظیم الشان حکومتیں اور طاقتور قومیں تھیں شکست خوردہ ہو کر پسپا ہونے لگیں۔ اس کی روحانی طاقت نے یورپ اور امریکہ کے بڑے بڑے پادریوں سے یہ اعتراف کرا لیا ہے کہ افریقہ کے میدانِ کارزار میں اسلام فریق غالب کی حیثیت رکھتا ہے اور مسیحیت ہزیمت خوردہ ہو کر میدان چھوڑتی چلی جا رہی ہے۔ الحاج عبدالوہاب عسکری عراقی نمائندہ موتمر عالم اسلامی میں لکھا۔

"جماعت احمدیہ کے افراد نے دین اسلام کی جو خدمات سرانجام دی ہیں ان میں تبلیغی لحاظ سے وہ ساری دنیا پر فوقیت حاصل کر چکے ہیں یہ لوگ اعلاء کلمۃ الدین کے لئے ہر قسم کے ممکن ذرائع اختیار کرتے ہیں ان کے بڑے بڑے کارناموں میں محکمہ تبشیر ایک بہت بڑا کارنامہ ہے نیز وہ مسجدیں ہیں جو انہوں نے امریکہ، افریقہ اور یورپ کے مختلف شہروں میں بنائی ہیں اور یہی وہ سنت ناطقہ جس کو لے کر وہ کھڑے ہوئے ہیں اور اس کے ذریعہ اسلامی خدمات بجا لا رہے ہیں اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا درخشندہ مستقبل انہیں سے وابستہ ہے۔"

(مشاہداتی فی سماء الشرق صہ ۴۳-۴۵)

ڈاکٹر انعام الحق صاحب ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ بنگلہ راجشاہی یونیورسٹی اپنی کتاب "مشرقی پاکستان میں اسلام" میں "احمدیہ تحریک" کے زیرعنوان رکھتے ہیں۔

"مشرقی پنجاب میں قادیان نامی ایک گاؤں کے باشندے اس تحریک کے بانی ہیں اس دور میں ہندوستان میں مذہبی تحریکوں میں سے اس کا اثر سب سے نمایاں ہے ہندوستان سے باہر دنیا کے مختلف گوشوں میں اس تحریک کے مبلغین اپنی زندگیوں کو اشاعت و تبلیغ کی خاطر وقف کئے ہوئے ہیں مشرقی پاکستان میں اس تحریک کا مرکز برہمن بڑیہ تری پورہ میں ہے اس تحریک کے پیرو ترقی پسند اور اعلیٰ تعلیمیافتہ لوگ ہیں اس لئے انگریزی طبقہ میں اس تحریک کا اثر اور رسوخ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے ان کی عظیم کوشش مغرب و مشرق کے عیسائیوں کو مسلمان بنانا ہے۔"

مشہور ادیب علامہ نیاز فتحپوری نے لکھا:۔

"دوسرا معیار جس سے ہم کسی کی صداقت کو جان سکتے ہیں نتیجۂ عمل ہے سو اس باب میں احمدی جماعت کی کامیابیاں اس درجہ واضح اور روشن ہیں کہ اس سے ان کے مخالفین بھی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے اس وقت دنیا کا کوئی گوشہ نہیں جہاں ان کی تبلیغی جماعتیں اپنے کام میں مصروف نہ ہوں اور انہوں نے خاصی عزت و وقار حاصل نہ کر لیا ہو۔"

(نگار اگست ۱۹۵۹ء)

معاصر "معارف اسلام" (جو شیعہ اصحاب کا ماہنامہ ہے) لکھتا ہے۔

"جماعت احمدیہ کی ترقی اور وقار اور تنظیم سب کے سامنے ہے اور ان کے اعتقادات سے بنیادی طور پر اختلاف ہونے کے باوجود یہ قوم اپنے اتفاق و اتحاد اور منظم ہونیکی وجہ سے اپنے مضبوط پاؤں پر کھڑی ہے کہ حق والوں کی حقانیت بھی ان کے قدم کو ہلا نہیں سکتی مجھے احمدی حضرات کے اعتقادات سے بحث مطلوب نہیں بلکہ اس قوم کے اتفاق و اتحاد اور تنظیم کی وجہ سے آگے بڑھنا اور ایک منظم قوم کہلائے جانے سے مراد ہے اس لئے اس قوم کی مثال دی ہے۔"

(رسالہ معارف اسلام
نومبر ۱۹۶۰ء)

## آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ

بقیہ صفحہ ۸

ین بارہ میچ کھیلے گئے اس طرح چھ دوستانہ میچوں کو ملا کر ان ایام میں مجموعی طور پر ۲۸ میچ ہوئے ـــ ٹورنامنٹ کے دنوں میں سپورٹس سے تعلق رکھنے والے متعدد وسرکردہ حضرات اور بہت سے معزز مہمان ربوہ تشریف لائے ان میں مکرم میاں محمد افضل صاحب پرنسپل ٹریننگ کالج لائلپور، مکرم میاں غلام رسول صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج لائلپور، نیز زرعی یونیورسٹی لائلپور کے ڈاکٹر انور علی صاحب اور ڈاکٹر جعفر شاد صاحب، فلائٹ لیفٹیننٹ اے ایم چوہدری ڈویژنل سپورٹس آرگنائزر سرگودہا ڈویژن مکرم مبارک علی خان صاحب انٹر نیشنل ریفری لاہور مکرم میجر رحیم خاں صاحب فرنٹیئر کور، مکرم شیخ امین صاحب کوچ براڈز کلب اور کیپٹن انتصار علی صاحب سیالکوٹ منیجر پنجاب رینجرز خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

۳ رفروری کی رات کو صدر انجمن احمدیہ نے جملہ ٹیموں اور دیگر معزز مہمانوں کو دارالضیافت کی وساطت سے کھانے کی دعوت پر مدعو کیا اس طرح انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ سے کھانا کھانے کی سعادت نصیب ہوئی

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اُذکروا موتاکم بالخیر

## محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ مرحومہ کا ذکرِ خیر

(مکرم محمد احمد صاحب منیر ملتان)

میری پھوپھی جان محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ مرحومہ محترم چوہدری عصمت اللہ خاں صاحب آف بہلولپور ضلع لائلپور اور برادرم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی والدہ تھی۔

آپ کے والد حاجی چوہدری اللہ بخش صاحب مرحوم آف بہلول پور اپنوں اور بیگانوں میں ذاتی دیانت امانت اور راستگوئی کے باعث امین کہلاتے تھے۔ برادری میں صائب رائے کے مالک تھے۔ سفرِ حج کے دوران اپنے مرشد کے سلوک سے دل برداشتہ ہو کر مائل احمدیت ہوئے اور بیعت کر کے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی تا دمِ مرگ مخلص۔ نڈر اور بے باک احمدی رہے

والدین کی نیک تربیت نے حضرت پھوپھی جان رض کو اعلیٰ وعمدہ اخلاق وعادات واطوار کی مالک بنا دیا تھا۔ آپ رض (پھوپھی جان) والدین کی بڑی بیٹی اور چھ بھائیوں کی بڑی بہن تھیں۔ آپ کی ازدواجی زندگی کے آغاز میں ان کے لئے مشکلات پیش آئیں۔ مگر ہر موقع پر آپ نے انتہائی صبر بردباری اور برداشت کا ثبوت دیا۔ کبھی کسی سے شکوہ تک نہ کیا۔ بلکہ دعا ہی دی اور ہر موقع پر احسان کا سلوک ہی فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک وقت ایسا آیا کہ ساس اور خسر کی حقیقی والدین کی طرح خدمت کا شرف حاصل کیا اور ہر لحاظ سے ان کے آرام کا خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی نعماء سے نوازا۔ آپ کے رفیقِ حیات چوہدری عصمت اللہ خاں صاحب عرصہ دراز تک اپنے علاقہ میں مخلص و بیباک اور نڈر مگر اولوالعزم لیڈر رہے ہیں۔ ان کی گوناگوں مصروفیتیں تھیں۔ جن کی وجہ سے بچوں کی تربیت کا بار زیادہ تر مرحومہ کے سر پر رہا اور آپ نے اسے بخوبی نبھایا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تربیت اس رنگ میں ہوئی کہ بڑا بیٹا برادرم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب زندگی وقف کر کے مشیر قانونی کی حیثیت سے سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور دوسرے دونوں بیٹے بھی خلافت اور سلسلہ کی ہر آواز پر لبیک کہنے کی کوشش کرتے ہیں

آپ رض نے ہمیشہ مہمان نوازی کا حق ادا کیا اور رشتہ داروں سے احسان کا سلوک فرمایا۔ آپ کی وفات پر نہ صرف اپنوں اور بیگانوں بلکہ دشمنوں نے بھی افسوس کا اظہار کیا۔ اور آپ کے حسنِ اخلاق کی تعریف کی

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پھوپھی جان کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور اپنا قرب عطا فرمادے۔ اور مرحومہ کی اولاد اور دیگر تمام لواحقین کو صبرِ جمیل دے اور مرحومہ کی صفات کا وارث بنائے۔ آمین۔

## سید محمد ظفر اللہ شاہ صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(مکرم عطاء اللہ صاحب صدر جماعت ٹوبہ ٹیک سنگھ)

سید ظفر اللہ شاہ صاحب بطور اوورسیئر ڈسٹرکٹ کونسل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور میں متعین تھے اہل وعیال گوجرہ میں ان کے والدین کے پاس رہتے تھے ۱۹۶۸ء میں جب خاکسار کا انتخاب بطور صدر جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ہوا۔ تو خاکسار نے شاہ صاحب مرحوم سے بچے ٹوبہ منتقل کرنے اور مستقل یہیں رہائش رکھنے کی درخواست کی۔ تاکہ مقامی جماعت کو ایک اچھا کارکن مل جائے۔ چنانچہ مرحوم بچگان کو ٹوبہ لے آئے اور جماعتی کاموں میں نہایت اخلاص سے حصہ لینے لگے۔

خاکسار کو ایک مخلص دوست اور مشیر مل گیا۔ میں نے شاہ صاحب مرحوم کو نہایت قریب سے دیکھا۔ میں نے انہیں سلسلہ کا خادم ابنائے نوع انسان کا مونس وغمخوار، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق اطاعت گزار اور خدمت اسلام کے لئے مالی روحانی لحاظ سے مستعد و تیار پایا۔

مرحوم نگران حلقہ خدام الاحمدیہ تھے۔ چنانچہ اکثر مجالس کے دورے کرتے اور مرکز کی آواز انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر فرد تک پہنچانے کی کوشش کرتے تھے۔

مرحوم اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے درود شریف کا ورد کرتے رہتے تھے بلکہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ اکٹھے سفر کرتے ہوئے مجھے خود ان کی وجہ سے درود شریف پڑھنے کی طرف توجہ ہو جاتی تھی۔

مرحوم انتہائی اطاعت گزار اور منکسر المزاج انسان تھے۔ دنیاوی لحاظ سے ہر طرح خاکسار سے بہتر تھے لیکن ان کے جذبۂ اطاعت کو دیکھ کر مجھے شرم محسوس ہونے لگتی تھی۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ بر سر مجلس خاکسار نے مرحوم کی کسی تجویز کو منظور نہ کیا۔ تو کمال اطاعت سے خاکسار کی تجویز پر عمل پیرا ہو جاتے تھے۔

### مالی قربانی

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ہر ماہ بالالتزام فرماتے تھے۔ اور ہر مرکزی تحریک میں شرح صدر سے حصہ لیتے تھے۔ بلکہ مقامی چندہ اور مسجد کی اکثر ضروریات وہی پوری کرتے تھے۔

اپنی وفات سے ایک دن قبل خاکسار اپنی بچی کی بیماری کے سلسلہ میں ڈاکٹر کی دکان پر بیٹھا تھا کہ مکرم شاہ صاحب مرحوم سے ملاقات ہوئی۔ اسی دن شام کو خاکسار کی بچی فوت ہو گئی۔ رات کو گیارہ بجے تدفین کے بعد میں نے باصرار انہیں گھر بھجوایا دوسرے دن مرحوم لائلپور سرکاری کام سے گئے اور وہیں شام کو اچانک اپنی جان جانِ آفرین کے حوالے کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے

دوسرے دن صبح وفات کی خبر اس وقت ملی۔ جبکہ خاکسار اپنی بچی کی وفات پر آنیوالے مہمانوں کو رخصت کر رہا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ بچی کی وفات کا صدمہ اس پیارے اور مخلص بھائی ظفر اللہ کی موت کے غم میں بھول گیا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے تین معصوم بچے اور ایک غمزدہ بیوہ۔ ضعیف والدین اور ایک نوجوان بھائی چھوڑا ہے۔ جو کہ مرحوم کی اچانک وفات کے صدمہ سے نڈھال ہیں احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ اور ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین

## افضالِ الٰہی کے حصول کا طریق

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"اگر تم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مورد بننا چاہتے ہو تو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ تم لوگ ایک ہاتھ پر جمع ہوئے ہو۔ اسلئے نہیں کہ مل کر دعوتیں اڑاؤ اور عیش وعشرت کے دن بسر کرو بلکہ تم لوگ اس لئے آگے آئے ہو کہ ہم اسلام کے لئے قربانیاں دیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنا واحد مقصد قرار دیں گے۔ تم اس سلسلہ میں اسلئے نہیں داخل ہوئے کہ مائدے پر بیٹھ کر لقمے اڑاؤ بلکہ تم اسلئے اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو کہ ہم ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانیاں دیں گے اور اسلام کی حکومت کو دنیا بھر میں از سرِ نو قائم کریں گے

پس اپنے اس عہد کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ اگر تم اپنے عہد کو پورا کرتے جاؤ تو دنیا کی کوئی طاقت بلکہ دنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی تمہارے رستے میں روک نہیں بن سکتیں۔ کیونکہ جب تم اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ گے تو پھر اللہ تعالیٰ خود تمہارے لئے کامیابی کے سامان پیدا کرے گا اور تمہارے لئے کامیابی کے رستے کھول دے گا"

(الفضل ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جماعت احمدیہ کا قریب ترین مقصد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت اگر صحیح معنوں میں تبلیغ کرنا چاہتی ہے۔ اگر ہماری جماعت اپنے نفس کی اصلاح کرنا چاہتی ہے اور اگر ہماری جماعت اپنی روحانیت کو درست رکھنا چاہتی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کا قریب ترین مقصد یہ ہو کہ سو فیصدی احمدی قرآن مجید جانتے ہوں جب ہم اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے تب یہ امید ہو سکے گی کہ ہم اپنی اور اپنے گرد و پیش کی اصلاح کر سکیں" (الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۴۵ء)

گویا جماعت احمدیہ کا قریب ترین مقصد جس پر تبلیغ کا انحصار ہے جس پر اصلاح نفس کا مدار ہے جس سے روحانیت کو درست رکھا جا سکتا ہے یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد قرآن مجید جانتا ہو۔ اسے ناظرہ قرآن مجید آتا ہو وہ ترجمہ جانتا ہو۔ قرآنی معارف پر اسے آگاہی ہو۔ اس قریب ترین مقصد کے کامل حصول کے لئے خلافت ثالثہ میں تحریک تعلیم القرآن اور تحریک وقف عارضی کو منظم طور جاری کیا گیا ہے۔ احباب کا فرض ہے کہ جماعت کے اوّلین مقصد کو پورا کرنے کے لئے پوری جدوجہد فرماویں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

# عیدی لیتے وقت چندہ وقف جدید کو یاد رکھیں

عیدالاضحی قریب آ گئی ہے۔ اطفال اور ناصرات عید کے موقع پر اپنی عیدی میں سے چندہ وقف جدید ادا کر کے اپنی عید کی خوشی کو دوبالا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس نیکی کی توفیق بخشے اور اپنے بے پایاں فضلوں سے نوازے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

# قابل تقلید مجالس خدام الاحمدیہ

حسب ذیل مجالس خدام الاحمدیہ مبارکباد کی مستحق ہیں کہ انہوں نے پہلی سہ ماہی میں اپنا کمل بجٹ وصول کر کے یا تدریجی بجٹ کے مطابق وصولی کر کے مرکز کو ارسال کر دی ہے۔ دیگر مجالس خدام الاحمدیہ سے بھی درخواست ہے کہ استبقوا الخیرات پر عمل کرتے ہوئے ان مجالس کے معیار کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

| مکمل بجٹ پورا کرنیوالی مجالس | تدریجی بجٹ پورا کرنیوالی مجالس | |
|---|---|---|
| ۱۳۴ گھٹھڑ کالو ضلع لائل پور | ۶۷ ر ب | قاضی احمد |
| ۳ ضلع ملتان | ۸۹ ج ب | نصرت آباد |
| ۱۶۹ مراد ضلع بہاولنگر | دیپالپور | ٹوپی |
| قمر آباد ضلع ڈیرہ اسماعیل شاہ | ۱۶۷/۳-R | ۸۳ جنوبی |
| ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا | ۱۳۲ مراد | ۹۰ جنوبی |
| ۳۵ " " " | ۱۶۶ مراد | مغل پورہ |
| ۱/۶۳ ضلع شیخوپورہ | ۵۶/۴-R | چھنیاں |
| | ہارون آباد | ڈنڈہ پور کھرولیاں |
| | جھبیل | ۲۸۵ رنگ ٹنگل |
| | دالہ | مورو |

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# والدین اور عہدیداران جماعت تعاون فرمائیں

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی ایک غرض یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ اس کے ذریعہ اسلام کی تعلیم کو جماعت کی آئندہ نسلوں میں اس طرح قائم کیا جائے کہ ان میں سے ایسے لوگ ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں جو اسلام کے جھنڈے کو سنبھالے رکھیں اور اسلام کو ترقی اور عروج کی منزلوں تک لے جائیں آپ فرماتے ہیں

"میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولاد کے دلوں میں دفن ہو اور پرسوں ان کی اولاد کے دلوں میں۔ یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے۔ ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کر لے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔ اگر ایک یا دو نسلوں تک ہی یہ تعلیم محدود رہی تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دے گی جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔"

اس عظیم الشان غرض کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ والدین۔ سرپرست اور عہدیداران جماعت مجلس کے کارکنوں کے ساتھ تعاون کریں اور اپنے بچوں کو مجلس کے مقرر کردہ پروگرام پر عمل کرنے کے لئے مجبور کریں۔ تا ان کی پوری طرح تربیت کی جا سکے اور ان توقعات کو پورا کیا جا سکے جو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے مجلس کے قیام کے وقت اس سے رکھی تھیں۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# ایک ضروری گزارش

ناظمین اضلاع و علاقہ اور زعماء اعلیٰ کی غیر معمولی توجہ سے ہی یہ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ انصار اللہ کا موجودہ مالی سال گزشتہ سالوں کے مقابلہ میں نمایاں حیثیت اختیار کر جائے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

# لازمی چندہ جات کے بقایا جات کی ادائیگی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے احباب جماعت کے متعلق جو انفاق فی سبیل اللہ میں تساہل سے کام لیتے ہیں فرماتے ہیں۔

"جو شخص اپنی حیثیت و توفیق کے مطابق اس سلسلہ کی چند پیسوں سے امداد نہیں کرتا اس سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے۔ اور اس سلسلہ کو اس کے وجود سے کیا فائدہ! ایک معمولی انسان بھی خواہ کتنی ہی شکستہ حالت کا کیوں نہ ہو جب بازار جاتا ہے تو اپنی مقدور کے موافق اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ لاتا ہے۔ تو پھر کیا یہ سلسلہ جو اتنی عظیم الشان اغراض کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اس لائق بھی نہیں کہ وہ اس کے لئے چند پیسے بھی قربان کر سکے۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

پس لازمی چندہ جات کے بقایا جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں اور آئندہ ماہ بماہ ساتھ کے ساتھ لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرماتے جائیے تاکہ بعد میں آپ کو بقایا بھی ادا نہ کرنا پڑے اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں بے حد برکت دے گا انشاء اللہ

(ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

## طیارہ کی تباہی پر حکومت کا اظہار افسوس

اسلام آباد ۴ر فروری۔ حکومت پاکستان نے اغوا شدہ بھارتی طیارہ کی تباہی پر اظہار افسوس کیا ہے جسے کشمیری حریت پسندوں نے منگل کی شب اڑا دیا وزارت خارجہ کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ بات قابل افسوس ہے کہ بھارتی طیارہ تباہ کر دیا گیا ہے جبکہ اسے آزاد کرانے اور بھارت کو واپس کرنے کی بات چیت ہو رہی تھی بیان میں کہا گیا ہے کہ اس سلسلہ میں ابھی لاہور کے حکام سے مکمل رپورٹ کا انتظار ہے۔

## دہلی میں پاکستانی سفارتخانہ پر مظاہرین کا پتھراؤ

نئی دہلی ۴ر فروری۔ بھارت کی انتہا پسند جماعت جن سنگھ اور حکمران کانگریس ڈائی کے ہزاروں ارکان نے آج نئی دہلی میں پاکستان کے ہائی کمیشن پر حملہ کر دیا اور عمارت کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ مظاہرین نے جن میں غنڈہ عناصر کی اکثریت تھی پاکستانی ہائی کمیشن پر زبردست پتھراؤ کیا جس سے عمارت کی کھڑکیوں اور دروازوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ اور عمارت کو بھی نقصان پہنچا ہے یہ مظاہرہ اس قدر شدید تھا کہ ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے بھارتی پولیس کو بار بار لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ اور آنسو گیس پھینکنا پڑی۔ پولیس نے تقریباً ۲۰ افراد کو گرفتار کر لیا جنہیں بعد ازاں رہا کر دیا گیا مظاہرین کی ایک بڑی ٹولی نے جس میں طلباء بھی شامل تھے پاکستان کے ہائی کمیشن کی رہائش گاہ پر بھی مظاہرہ کیا اور وہاں سنگباری کی

## بھارتی طیارہ کی تباہی کی ذمہ داری حکومت پاکستان پر تھوپ دی گئی

نئی دہلی ۴ر فروری۔ بھارتی حکومت کے ایک ترجمان نے بھارتی طیارے گنگا کو تباہ کرنے کی ساری ذمہ داری حکومت پاکستان پر تھوپ دی ہے۔ ترجمان نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان نے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کی ہے اور وہ اپنے اس وعدہ سے منحرف ہو گئی ہے۔ جو اس نے طیارے کو واپس کرنے کے بارہ میں بھارتی حکومت سے کیا تھا۔ وزیر خارجہ سورن سنگھ نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان کے طرز عمل سے دونوں ملکوں کے تعلقات اور بھی کشیدہ ہو جائیں گے۔

## پاکستان کے فوجی طیاروں کی پرواز پر پابندی

اسلام آباد ۴ر فروری۔ ہندوستان نے اپنے علاقہ سے پاکستان کے فوجی طیاروں کو گزرنے پر جو پابندی لگائی گئی ہے ہندوستانی حکومت نے ابھی تک حکومت پاکستان کو اپنے فیصلہ سے آگاہ نہیں کیا۔ یاد رہے کہ ایک غیر ملکی خبر رساں ایجنسی نے نئی دہلی سے اطلاع دی تھی کہ انڈین ایئر لائنز طیارے کو لاہور میں آگ لگا دینے کے بعد ہندوستانی حکومت نے پاکستان کے فوجی طیاروں کو اپنے علاقہ سے گزر کر جانے کی ممانعت کر دی ہے۔

## پاکستان چین سے چاول خریدے گا

اسلام آباد ۴ر فروری۔ کل یہاں پاکستان اور چین کے درمیان مال کے بدلہ مال کا ایک معاہدہ طے پایا جس کے تحت پاکستان چین سے دو کروڑ ۷۰ لاکھ روپے کی مالیت کا پچاس ہزار ٹن چاول خریدے گا۔

## سری نگر میں بھارتی فوج کی اندھا دھند فائرنگ

سیالکوٹ ۴ر فروری۔ بھارتی فوج نے سرینگر میں فائرنگ کر کے تین مسلمانوں کو شہید اور ۷ کو زخمی کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلمان گل مرگ میں نماز جمعہ ادا کر کے واپس آ رہے تھے کہ فوج نے ان پر گولی چلا دی۔ کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ کی حکومت تحریک آزادی کشمیر کے کارکنوں کی گرفتاری کے لئے پوری مقبوضہ ریاست میں چھاپے مار رہی ہے اور اس میں ناکام ہونے کے بعد اس نے نماز جمعہ ادا کر کے واپس آنے والوں مسلمانوں پر گولی چلا دی۔ تحریک آزادی کشمیر کے کارکنوں نے پوری ریاست میں پوسٹر چسپاں کر دیئے ہیں۔ جن میں لوگوں کو اس بات پر ابھارا گیا ہے کہ وہ حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور اپنے وطن کو بھارت کے چنگل سے نجات دلائیں۔

## کشمیریوں پر پابندی کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے

نئی دہلی ۴ر فروری۔ بھارت کے ایک آزاد خیال راہنما مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا ہے کہ جو لوگ کشمیری عوام کے نمائندہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں۔ انہوں نے آئندہ انتخابات میں خود کو شرمناک شکست سے بچانے کے لیے کشمیریوں پر پابندیاں عاید کر دی ہیں انہوں نے کہا کہ کشمیری رہنماؤں کو جلا وطن کرنے کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔


## ریما آرٹ پریس

۴۵ چیمبرلین روڈ۔ لاہور

نئی آفسٹ مشینری سے آراستہ پریس دیدہ زیب چھپائی کے علاوہ اعلیٰ معیار کی پلیٹ میکنگ نگیٹو۔ پوزیٹو اور گریننگ کا کام کیا جاتا ہے

## ضرورت سیلز مین

مغربی پاکستان کے بڑے شہروں میں ہماری مشہور ادویات کی سیل کے لئے

سیلز مینوں کی ضرورت ہے

دیانتدار محنتی اور فرسٹ ڈویژن میٹرک پاس نوجوانوں کو ہم خود بھی ٹریننگ دیتے ہیں اور تجربہ کار سیلز مینوں کو ترجیح دی جائے گی۔

کوائف کے مطابق اچھا معاوضہ اور بہتر حالات کار ہماری پالیسی ہے اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں اپنے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق اور نقول اسناد کے ہمراہ بھیجیں

مینجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ۔

## نور کاجل

دنیا کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی، صحت
اور صفائی کے لئے
بہترین سرمہ
جو منفرد جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر ہے
بچے بڑوں سب کے لئے مفید ہے قیمت فی شیشی سوا روپیہ

## سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور جوہر روزگار سرمہ
آنکھوں کی ہٹیلی امراض، خارش
پانی بہنا، بھینی، موتیابند، ککرے
وغیرہ کے لئے
لاجواب تحفہ
قیمت فی شیشی سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۸

## مشورہ!

عید سے پہلے گھر میں
تریاق سلیمانی
کی ایک شیشی منگوالیں
ایک روپیہ، دو روپیہ، تین روپے پچاس پیسے، چھ روپے
المنار دواخانہ ربوہ


## گمشدہ رسید بک

ایک عدد رسید بک نمبر ۲۸۷۹ جو رسید نمبر ۹۵ تک کاٹی ہوئی ہے جماعت احمدیہ چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا سے گم ہو گئی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرمادیں۔ اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو تو وہ نظارت بیت المال آمد کو اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

## درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ پاک پتن مورخہ ۱۹ر دسمبر کو کار کے ایکسیڈنٹ کی وجہ سے علیل ہیں جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی زندگی بخشے۔ آمین۔

(سید منعم الحسن کارکن مال تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

### تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام منعقد ہونے والا

# ۱۲ بارہواں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا

## کلب سیکشن میں برادرز نے نیز سکولوں اور کالجوں کے مشترکہ سیکشن میں تعلیم الاسلام ہائی سکول نے چیمپئن شپ جیت لی

### فائنل مقابلوں کے اختتام پر محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے

ربوہ۔ الحمدللہ تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام منعقد ہونے والا ملک گیر شہرت کا حامل بارہواں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ تین روز پوری سرگرمی اور گہما گہمی کے ساتھ جاری رہنے کے بعد ۱۴ فروری ۱۹۷۱ء کو چھ بجے شام کے قریب نہایت کامیابی اور خیروخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ کلب سیکشن کے فائنل میں برادرز کلب لاہور اور فرنٹیئر کور کی بہت مضبوط اور جاندار ٹیمیں ایک دوسرے کے بالمقابل تھیں اس میں برادرز کلب نے ۵۱ کے مقابلہ میں ۷۲ پوائنٹس سکور کرکے چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کیا۔ برادرز کلب نے یہ اعزاز اس ٹورنامنٹ میں دس سال بعد حاصل کیا ہے اس سے قبل لاہور کا یہ نامی گرامی کلب جس کے سرپرست اور کوچ پاکستان کے نامور کھلاڑی جناب امین شیخ ہیں ۵۹ء اور ۶۰ء میں چیمپئن رہا تھا۔ سکولوں اور کالجوں کے مشترکہ سیکشن میں فائنل مقابلہ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مابین ہوا۔

یہ میچ بہت جاندار پرجوش اور ولولہ انگیز تھا اس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے نوعمر کھلاڑیوں نے نہایت شاندار کھیل کا مظاہرہ کرکے تعلیم الاسلام کالج کے آزمودہ کار اور منتخب کھلاڑیوں کو ۶۰ کے مقابلہ میں ۶۱ پوائنٹس سے شکست دے کر چیمپئن شپ جیت لی اس طرح چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی پر سبقت لے جانے میں حیران کن جرأت اور مہارت کا ثبوت دیا اور پرشوق تماشائیوں سے خوب داد حاصل کی۔ ان پرجوش و ولولہ انگیز مقابلوں کے اختتام پر مہمان خصوصی محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ نے کامیاب ٹیموں اور ممتاز کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے

## ممولوں اور شہبازوں کا مقابلہ

سکولوں اور کالجوں کے مشترکہ سیکشن میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مابین فائنل میچ اڑھائی بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ ایک طرف سکول کے نوعمر کھلاڑی تھے اور دوسری طرف کالج کے بڑی عمر کے آزمودہ کار پلیئرز جن میں پنجاب کے دو منتخب لمبے تڑنگے کھلاڑی بھی شامل تھے جب دونوں ٹیمیں میدان میں اتریں تو یوں معلوم ہوتا تھا ممولے شہبازوں سے لڑنے کے لئے پر تول رہے ہوں۔ یہ منظر ہی پرشوق تماشائیوں کے لئے کچھ کم ولولہ انگیز نہ تھا۔ بظاہر محسوس یہ ہوتا تھا کہ ممولہ کتنا ہی حوصلہ مند کیوں نہ ہو وہ بھلا شہباز کا کیا مقابلہ کرے گا۔ لیکن کھیل شروع ہوتے ہی سکول کے کھلاڑیوں نے چابکدستی کا ایسا حیران کن مظاہرہ کیا کہ صاف نظر آنے لگا کہ یہ کالج کے قوی ہیکل کھلاڑیوں سے آسانی سے ہار ماننے والے نہیں ہیں اور کوئی عجب نہیں کہ انہیں ہرا کر ہی دم لیں۔ انہوں نے پوائنٹ سکور کرنے میں پہل کرکے سب کو ہی ورطۂ حیرت میں ڈال دیا کیونکہ انہوں نے یکے بعد دیگرے [illegible] کرکے چار پوائنٹ سکور کر دکھائے اس کے بعد

کالج کے کھلاڑیوں نے یہ دیکھ کر کہ مقابلہ بہت سخت ہے اپنے جوہر دکھانے شروع کئے اور کچھ پوائنٹ سکور کرکے برتری حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ایک وقت میں دو یا تین پوائنٹس سے زیادہ سبقت نہ لے جاسکے ہاف ٹائم تک دونوں کا سکور ۲۴ اور ۲۷ تھا ہاف ٹائم کے بعد دونوں نے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی لیکن دونوں قریب قریب برابر ہی چلتے رہے۔ یہ آخر میں جب کھیل ختم ہونے میں چند منٹ باقی تھے تو کالج کی ٹیم کو چار پانچ پوائنٹس کی برتری حاصل تھی لیکن سکول کے نوعمر کھلاڑیوں نے جان توڑ مقابلہ کرکے کھیل ختم ہونے سے پہلے پہلے نہ صرف چار پوائنٹس کی کمی پوری کر دکھائی بلکہ ایک پوائنٹ زیادہ سکور کرکے اپنی دھاک بٹھا دی۔ اس طرح انہوں نے ۶۰ کے مقابلہ میں ۶۱ پوائنٹس سکور کرکے چیمپئن شپ جیت لی۔ کھیل ختم ہونے کی دیر تھی کہ تماشائی بے اختیار کورٹ کی طرف دوڑ پڑے اور انہوں نے ان نوعمر چیمپئنز کو کندھوں پر اٹھا کر انہیں جی بھر کے داد دی اور بعض احباب نے ٹیم کو کئی سو روپے بطور انعام عطا کئے اس موقع پر بہت سے لوگوں نے سکول کے ہیڈ ماسٹر محترم ملک حبیب الرحمن صاحب کو بھی مبارک باد دی۔ دونوں ٹیموں کا انفرادی سکور درج ذیل ہے:۔

ہائی سکول:۔ عمر فاروق (۳۰) شمیم پارا (۱۵) باسط (۱۰) لطف اللہ (۴) رسیم (۲)

کالج:۔ عبدالرحمن (۳۷) نیاز (۸) حفیظ (۷) اعزاز (۴) کریم (۲) سعید (۲)

## کلب سیکشن کا فائنل

کالج سیکشن کے فائنل مقابلہ کے بعد ۴ بجے سہ پہر کلب سیکشن کا فائنل میچ شروع ہوا۔ اس میں برادرز کلب لاہور اور فرنٹیئر کور کی ٹیمیں ایک دوسرے کے مقابل تھیں۔ میچ شروع ہونے سے پہلے دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کا مہمان خصوصی محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب سے تعارف کرایا گیا۔

شروع میں تو فرنٹیئر کور کے کھلاڑیوں اور ان میں بھی بالخصوص اعجاز اور اللہ داد خان نے بہت چابکدستی کا مظاہرہ کیا اور وہ ہاف ٹائم تک خوب ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے، حتیٰ کہ برادرز کے مانے ہوئے اور منتخب کھلاڑی بالخصوص آغا رشید، مودود جعفری اور دستگیر دو پوائنٹس سے زیادہ کی سبقت حاصل نہ کرسکے چنانچہ درمیانی وقفہ تک فرنٹیئر کور نے ۲۷ اور برادرز نے ۲۹ پوائنٹس سکور کئے تھے۔ درمیانی وقفہ کے بعد برادرز کا پلہ بھاری ہوتا چلا گیا۔ انہوں نے کمال مہارت اور چابکدستی کا مظاہرہ کرکے اس تیزی سے اپنے سکور کو بڑھانا شروع کیا کہ فرنٹیئر کور کے باہمت اور زورآور کھلاڑیوں کی پیش نہ جاسکی چنانچہ برادرز نے ۵۱ کے مقابلہ میں ۷۲ پوائنٹس سکور کرکے چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کر دکھایا ہرچند کہ برادرز کے کھلاڑی بجا طور پر اپنی بالادستی ثابت کرنے میں کامیاب رہے تاہم تماشائیوں نے فرنٹیئر کور کے جواں سال باہمت اور مردانہ وار مقابلہ کرنے والے کھلاڑیوں کو بھی کم داد نہیں دی۔ دونوں ٹیموں کا انفرادی سکور یہ رہا۔

برادرز:۔ آغا رشید (۲۵) مودود جعفری (۲۳) فضل مسیح (۱۰) دستگیر (۸) حق نواز (۶)

فرنٹیئر کور:۔ اعجاز (۱۷) اللہ داد خان (۱۱) جان بہادر (۶) گل جان (۴) طاہر شاہ (۳) شبیر (۲) نواب علی (۲)

## تقسیم انعامات کی تقریب

کلب سیکشن کے فائنل مقابلہ کے اختتام پر تقسیم انعامات واسناد کی تقریب عمل میں آئی۔ آغاز کار شہود الحق صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعدہٗ تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کلب کے پریذیڈنٹ مکرم ڈاکٹر ناصر احمد پرواز ی ایم اے، پی ایچ ڈی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ٹورنامنٹ کمیٹی کی طرف سے ٹورنامنٹ کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں شرکت کرنے والی جملہ ٹیموں، ان کے کھلاڑیوں اور بیرونجات سے تشریف لانے والے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے اپنے تمام رفقائے کار اور انتظامات میں ہاتھ بٹانے والے طلباء کو بھی شکریہ کا مستحق گردانا اور علی الخصوص مکرم محمد احمد صاحب انور ایم اے سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی کی انتھک محنت اور خدمات کو بہت سراہا۔ آخر میں آپ نے محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کا بھی شکریہ ادا کیا جن کی رہنمائی میں اس ٹورنامنٹ کے انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچے اور جنہوں نے اپنی علالت کے باوجود رہنمائی کا پورا پورا حق ادا فرمایا اور پھر ناسازیٔ طبع کے باوجود فائنل مقابلے دیکھنے کی غرض سے تشریف لائے اور تقسیم انعامات کی تقریب میں بھی شرکت فرمائی نیز آپ نے مہمان خصوصی محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کا خاص طور پر شکریہ ادا کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں انعامات اور اسناد تقسیم فرمانے کی درخواست کی۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے چیمپئن ٹیموں نیز رنرز اپ رہنے والی ٹیموں اور ان کے کھلاڑیوں اور دیگر ٹیموں کے ممتاز کھلاڑیوں میں انعامات اور اسناد تقسیم فرمائیں تقسیم انعامات کے بعد قومی ترانہ پیش کیا گیا جس کے دوران جملہ حاضرین احتراماً کھڑے رہے۔ آخر میں مکرم سیکرٹری صاحب ٹورنامنٹ کمیٹی کی درخواست پر محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح بارھواں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر نہایت درجہ کامیابی اور خیروخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا

## ٹورنامنٹ کے کوائف

امسال ڈبل لیگ سسٹم پر کھیلے جانے والے اس ٹورنامنٹ میں کلب سیکشن میں دس اور کالج سیکشن میں چھ یعنی مجموعی طور پر سولہ ٹیموں نے شرکت کی۔ کلب سیکشن میں پاکستان ویسٹرن ریلوے، برادرز لاہور، زرعی یونیورسٹی لائلپور، فرنٹیئر کور اور چناب رینجرز سیالکوٹ اور ربوہ کے کلبوں میں سے ڈان، یونیک فرینڈز، فرقان اور رائل کی ٹیموں نے شرکت کی۔ کالج سیکشن میں گورنمنٹ کالج لائلپور، اسلامیہ کالج لائلپور، میونسپل کالج لائلپور گورنمنٹ کالج جھنگ، تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی ٹیمیں شریک ہوئیں۔ ان کے علاوہ میونسپل کالج منڈی بہاء الدین اور اسلامیہ ہائی سکول، لائلپور کی ٹیمیں بھی اس موقعہ پر ربوہ آئیں۔ لیکن چونکہ وہ ڈرا پڑنے کے بعد پہنچی تھیں۔ اس لئے ٹورنامنٹ میں شریک نہ ہو سکیں تاہم انہیں دوستانہ میچ کھیلنے کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ ان دونوں ٹیموں نے تین تین دوستانہ میچ کھیلے۔ ان تین دنوں میں کلب سیکشن میں بیس اور کالج سیکشن

(باقی ص۴ پر)